سوال

جب میں بالغ ہوا اور مجھے احتلام ہونے لگا تو مجھے غسل فرض ہونے کا علم نہیں تھا، چنانچہ میں تین برس تک اسی حالت میں رہا، اور تین برس کے بعد مجھے غسل فرض ہونے کا علم ہوا، میرا سوال یہ ہے کہ : اس مدت کے درمیان بغیر غسل کیے ادا کردہ نمازوں کا مجھے کیا کرنا ہوگا، کیا میرے ذمہ ان کی قضاء ہے یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جب بھی آپ اپنے لباس پر منی لگی ہوئی پائیں تو آپ کے لیے غسل کرنا واجب ہوگا، چاہے آپ کو احتلام یاد نہ بھی ہو، اس لیے جب مسلمان نیند سے بیدار ہو اور اپنے لباس یا جسم یا ران وغیرہ پر نمی کے آثار پائے تو اس پر غسل کرنا واجب ہے، چاہے اسے یاد نہ بھی ہو کہ اسے نیند میں احتلام ہوا ہے اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہے، کیونکہ منی کے نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے اسے نیند میں احتلام یاد ہو یا نہ

لیکن اگر اسے نیند میں احتلام ہونا یاد ہو اور اس سے کوئی چیز خارج نہ ہوئی ہو، مثلاً اگر آپ یہ کہیں کہ مجھے نیند میں احتلام ہوا تھا وہ اس طرح کہ کسی عورت کے ساتھ نیند میں جماع کیا، لیکن بیدار ہونے کے بعد آپ کو منی کے کوئی آثار نہ ملے نہ تو لباس میں اور نہ ہی بدن پر اور نہ ہی سونے والی جگہ پر تو کیا پھر بھی غسل واجب ہوگا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جب منی کے آثار نہیں ہیں تو اس صورت میں غسل واجب نہیں ہوگا، اگرچہ آپ نے خواب دیکھا ہو، کیونکہ غسل تو منی خارج ہونے کی صورت میں واجب ہوتا ہے

لیکن آپ کا یہ کہنا کہ آپ تین برس تک غسل جنابت کیے بغیر ہی نمازیں ادا کرتے رہے ہیں، اس سلسلہ میں آپ اور آپ جیسے افراد پر واجب ہے کہ اس کے متعلق آپ کسی سے پوچھ لیتے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

اگر تمہیں علم نہیں تو اہل علم سے دریافت کر لیا کرو النحل (43)

اللہ تعالی کے ہاں آپ معذور نہیں اور نہ ہی آپ کے پاس کوئی عذر ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ کو صحت و عافیت سے نواز رکھا ہے، اور آپ کو صحت بھی دی ہے، اور آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اہل علم سے سوال کریں اس لیے آپ کے لیے بغیر علم کے جہالت میں ہی اللہ تعالی کی عبادت کرنی جائز نہیں، کیونکہ جہالت و گمراہی میں رہ کر عبادت کرنا تو عیسائیوں کا طریقہ ہے

کیا آپ نے سورۃ الفاتحہ کا مطالعہ نہیں کیا، اور کیا آپ روزانہ نماز میں یہ آیت نہیں پڑھتے :

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین الفاتحۃ (6-7).

اے اللہ ہمیں صراط مستقیم دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا، اور نہ ہی گمراہ لوگوں کی راہ دکھا

چنانچہ یہاں مغضوب علیھم یعنی جن پر اللہ تعالی کا غضب ہوا اس سے مراد یہودی ہیں جن کے پاس علم تو تھا لیکن وہ اس پر عمل نہیں کرتے تھے، اور الضالین یعنی گمراہوں سے مراد عیسائی ہیں، جو جہالت اور گمراہی کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کرتے تھے

چنانچہ مسلمان شخص بھی جب ایسی طرح جہالت اور گمراہی میں رہ کر عبادت کرے گا تو وہ گمراہوں میں سے ہے

بعض علماء کرام کا کہنا ہے : ہمارے علماء میں سے جو بھی فاسد اور خراب ہوجائے اس میں یہودیوں کی مشابہت ہے ، اور ہماری عابد لوگوں میں سے جو کوئی بھی گمراہ وفاسد اور خراب ہوجائے اس میں عیسائیوں کی مشابھت پائی جاتی ہے

آپ کو اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے کثرت سے نوافل ادا کرنے چاہیں ، بلکہ بعض علماء کرام تو آپ پر ان تین برس کی نمازوں کی قضاء لازم قرار دیتے ہیں ، لیکن جب یہ سب کچھ جہالت کی بنا پر ہوا اور ان نمازوں کی تعداد بھی زیادہ ہے تو مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ آپ پر کوئی حرج نہیں لیکن آپ اس کمی کو دور کرنے کے لیے کثرت سے نوافل کی ادائیگی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر قضاء کرنی ممکن ہو تو ہر حال میں یہ متعین ہے ، اور اگر آپ چاہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل ادا کریں ، جیسا کہ اہل علم نے اس اختلافی مسئلہ میں جمع اور تطبیق کرتے ہوئے کہا ہے

واللہ اعلم .

دیکھیں : فتاوی فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن حمید صفحہ نمبر (64)

9446